میدان جنگ میں عظیم سپہ سالار کی حیثیت سے

حیات طیبہ جنگی حکمت عملی کے لیے بطور نمونہ

تعارف :- جنگ کے لیے بہترین حکمت عملی کے لیے بہترین نمونہ اس حکمت عملی میں اخلاقی اصول ، حکمت اور قیادت کے بے شمار پہلو موجود ہیں ۔ یہ حکمت عملی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔ جو آج موجودہ دور میں بھی راہنمائی کرتی ہے آپ کی حیات طیبہ سے جنگوں سے پہلے کی بھی سفارت کاری ملتی ہے اور جنگوں کے بعد ہونے والے معاملات میں ہدایت ملتی ہے۔ آپ کی زندگی ہر انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ جس پہلو پر بھی نظر دوڑاؤ ایک کامل اور جامع اسوہ نظر آتا ہے۔ آپ کی زندگی کا ایک پہلو سفارتی سے متعلق بھی ہے۔ بلکہ آپ کی پوری حیات ہی غزوات کے گرد گھومتی ہے جس میں آپ نے ہمیشہ ایک کم تعداد کی فوج اپنے سے دوگنا ، چار گنا اور بعض دفعہ تو دس گنا پر بھی غالب رہی۔ رسالت مآب کے جنگی اصولوں اور جنگی حکمت عملی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے انتہائی نامساعد حالات اور فوجی طاقت کی قلت کے باوجود دشمن کی کثیر تعداد پر غلبہ حاصل کیا۔ آپ دشمن کی ہر حرکت پر نظر رکھتے تھے ۔ مگر آپ نے جنگ سے پہلے صلح کو ترجیح دی ۔ جنگ اگر ناگزیر ہو جاتی تو ہی آپ تلوار اٹھاتے ورنہ آپ کا پہلا اصول امن کی پاسداری ہی رہا ہے۔

1 جنگ سے پہلے کی سفارت کاری:

(a) صلح حدیبیہ: پیغمبر اسلام محمد ﷺ نے ہمیشہ امن کی کوشش کی۔ صلح حدیبیہ (6 ہجری) ایک اہم موقع تھا جہاں آپ ﷺ نے کفار کے ساتھ ایک معاہدہ کیا۔ اس معاہدے کے تحت مسلمانوں کو خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے جانے کی اجازت دی گئی جو اس وقت ایک بڑی کامیابی تھی۔ یہ معاہدہ نہ صرف مسلمانوں کے لیے ایک عارضی امن تھا بلکہ اس نے بعد میں اسلام کی ترقی کا موقع بھی فراہم کیا۔

(b) مذاکرات اور سمجھوتہ

آپ ﷺ نے کئی مواقع پر دشمنوں کے ساتھ مذاکرات کیے جیسے کہ غزوہ تبوک (9 ہجری) کے موقع پر۔ اس طرح کی حکمت عملی نے مسلمانوں کو کئی معرکوں میں کامیاب ہونے کا موقع فراہم کیا اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ جنگ سے پہلے بات چیت بہتر راستہ ہے۔

2 صلح کرنے اور جنگ ختم کرنے کی تعلیم

آپ ﷺ نے ہمیشہ صلح کرنے اور جنگ سے گریز کرنے کی ہدایت فرمائی۔ قرآن مجید میں ہے:

[illegible] "اگر وہ صلح کی طرف راغب ہوں تو آپ بھی ان سے صلح کر لیں" [illegible]

حکمت عملی
آپ کی تعلیم تھی کہ جب بھی دشمن نے صلح کی خواہش کا اظہار کیا تو رسول ﷺ اس طرف مائل ہو گئے۔
مثال کے طور پر صلح حدیبیہ آپ کی حکمت کا شاہکار ہے جب آپ نے بعض ایسی شرائط منظور فرمائیں جو مسلمانوں کے لیے ظاہری طور پر بہت نقصان دہ معلوم ہوتی تھیں۔ مگر صلح کے بجائے تصادم سے بہت سی جانیں ضائع ہو جاتیں۔

5. رسالت مآب ﷺ کی جنگی حکمت عملی اور اصول:

3. دفاعی جنگ:

اسلام میں جنگ کا بنیادی مقصد ظلم کا خاتمہ اور مظلوم کی حفاظت ہے۔ آپ نے کبھی بھی بغیر وجہ کے جنگ یا حملہ نہیں کیا۔ آپ کے تمام غزوات جیسے غزوہ بدر اور غزوہ احد دفاعی نوعیت کے تھے۔ یہ جنگیں اس وقت کے معاشرتی حالات کی روشنی میں ناگزیر تھیں۔

دشمن کی کاروائی کا بھرپور جواب:
غزوہ بدر میں مسلمانوں کو کفارِ مکہ کی جارحیت کا سامنا تھا اور یہ ایک دفاعی معرکہ تھا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی عددی کمزوری کے باوجود آپ کی قیادت اور اللہ کی مدد سے فتح حاصل ہوئی۔

4. جنگ میں اصول اور اخلاقیات:-

i. غیر مسلح افراد کا تحفظ:

آپ نے ایسے لوگ جو جنگ میں حصہ نہیں لیتے تھے ان کے قتل سے منع فرمایا جیسے کہ آپ نے عورتوں، بچوں، بوڑھوں، زخمی اور بے ضرر لوگوں کے قتل سے سختی سے منع فرمایا۔ نیز مسجدوں، آبادیوں اور خانقاہوں کو تباہ کرنے سے منع فرمایا۔ ایک مرتبہ میدان جنگ میں آپ کو ایک عورت کی لاش پڑی نظر آئی تو آپ نے ناراض ہو کر فرمایا:

"یہ تو لڑنے والوں میں شامل نہ تھی۔"

پھر آپ نے اپنے سپہ سالار خالد بن ولید کو کہلا بھیجا

"عورت اور مزدور کو ہرگز قتل نہ کرو۔"

ii. قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک:

غزوہ بدر کے بعد قیدیوں کے ساتھ آپ کا حسن سلوک بھی قابل ذکر ہے۔ آپ نے قیدیوں کی رہائی کے لئے فدیہ کا مطالبہ کیا اور انسانیت کے نقطہ نظر سے سلوک کیا۔ اس کے علاوہ کچھ قیدیوں کو مسلمانوں کی تعلیم میں مدد کرنے کی اجازت دی گئی جو کہ ایک اعلیٰ اخلاقی نقطہ نظر ہے۔

5. موقع پرستی اور حکمت عملی میں لچک:

i. غزوہ خندق :-

غزوہ خندق ایک اہم موقع تھا
جہاں آپ ﷺ نے سلمان فارسی رض کے مشورے کے مطابق خندق
کھود کر مدینہ کا دفاع کیا۔ یہ جنگی حکمت عملی اس وقت
کی عرب روایات سے ہٹ کر تھی جو کہ آپ ﷺ کی لچک
اور حکمت کی مثال پیش کرتی ہے۔

ii. عقلی بصیرت اور حالات کے مطابق فیصلہ :-

آپ ﷺ نے ہمیشہ حالات اور دشمن
کی طاقت کے مطابق حکمت عملی تیار کی۔ اس لچک نے
آپ ﷺ کو مشکل حالات سے بھی کامیابی دلوائی۔ جیسا کہ
آپ ﷺ نے غزوہ احد میں تیر اندازوں کی جگہ جس طرح متعین
کی وہ اس کی اعلیٰ مثال ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر حکم دیا کہ
ابو سفیان کو مکہ کے پہاڑ کی کسی تنگ جگہ پر کھڑا کیا جائے
جہاں پر مسلمانوں کے تمام لشکر اس کی نگاہوں کے سامنے سے
گزریں اور وہ اپنی قوم کو جا کر چشم دید حالات سے آگاہ کر سکے

بقول نپولین :-

"میں پندرہ سال کے محدود عرصے میں فرزند صحرا
کی نمایاں کامیابیوں پر انگشت بدنداں ہوں یہ ایسا کارنامہ
ہے جو موسیٰ پندرہ سو سالوں میں بھی انجام نہ دے سکا"

6. اتحاد اور اجتماعی قیادت :-

i. مشاورت کی اہمیت :-

نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ

Date: / /

صحابہ کرام کو شامل رکھا۔ غزوات کے دوران آپ نے ان کی رائے کو اہمیت دی اور مشاورت کے ذریعے فیصلہ کیا۔ اس طرح کی قیادت مسلمانوں کے درمیان اتحاد کو فروغ دیا۔ آپ نے ہمیشہ غزوات میں سپاہیوں کی طرح کام کیا۔ غزوہ خندق میں آپ نے بذاتِ خود شرکت کر کے خندق کھودی۔

ii اجتماعی فیصلہ :

آپ نے اجتماعی فیصلوں کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ آپ نے جن لوگوں کے ذمہ مختلف ذمہ داریاں کیں تو انھوں نے اسے پورا کیا اور جس کو گورنر بنایا اس نے اپنے فرائض پورے کیے۔ آپ نے اجتماعی فیصلوں کے ذریعے ایک مضبوط قیادت قائم کی جس نے مسلمانوں کو دشمن کے خلاف مضبوطی فراہم کی۔

بقول ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر :

"حضور اکرم کے غزوات کے مطالعہ سے یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ جنگ کثرتِ افراد کے ذریعے سے نہیں لڑی جاتی اور نہ کثرتِ وسائل سے بلکہ جنگ انسانوں کی قوتِ ارادی، ہتھیاروں اور وسائل کے صحیح استعمال پر منحصر ہوا کرتی ہے۔"

7. موجودہ دور میں حیاتِ طیبہ جنگ کے لیے بطور نمونہ :

(i) سفارت کاری اور امن کی کوشش:

موجودہ دور میں عالمی سطح پر جنگوں اور تنازعات کی بھرمار ہے تو آج کی حکومت عملی پر عمل کرتے ہوئے ممالک کو مذاکرات اور سفارتکاری کے ذریعے معاملات حل کرنے چاہئیں جس طرح آپ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر کیا۔ اس کی مثال اقوام متحدہ کا ادارہ ہے اور امن مذاکرات ہیں

(ii) قومی خود مختاری کا تحفظ:

آپ نے جنگی حکمت عملی میں دفاعی پہلو کو اہمیت دی موجودہ دور میں ممالک کو اپنے دفاعی معاملات میں خود مختاری اور خود انحصاری کو فروغ دینا چاہئے۔ یہ ضرورت اس وقت بڑھ جاتی ہے جب عالمی حالات غیر مستحکم ہوں

(iii) اخلاقیات اور انسانی حقوق کا تحفظ:

آپ نے جنگ کے دوران انسانی حقوق کا خیال رکھا۔ آج کے دور میں بھی تمام ممالک کی حکومتوں کو جنگ کے دوران عام عوام اور عورتوں اور بچوں کا تحفظ یقینی بنانا چاہئے۔ موجودہ اسرائیل کو اگر دیکھا جائے تو ہمیں بہت بڑا المیہ ہے کہ اسرائیل، فلسطین کے ساتھ جنگ میں عورتوں، بچوں اور بوڑھے لوگوں کا فرق کئے بغیر نسل کشی کے جو ظلم ڈھا رہا ہے وہ پوری عالمی برادری کے لئے تفتیش ناک ہے۔ مگر اسرائیل کے مظالم پر چند ممالک کے سوا پوری عالمی برادری خاموش ہے خاص طور پر امریکہ اور اس کے اتحادی

7. انٹیلیجنس / انٹیلیجنس اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال:

جنگی کامیابی کے لیے مؤثر انٹیلیجنس اور معلومات کا حصول ضروری ہے۔ پیغمبر نے آپ نے اپنے وقت میں معلومات کے ذریعے اپنے دشمن کی قوت اور کمزوریوں کا تجزیہ کیا۔ مزید یہ کہ تمام ممالک کو مل کر عالمی چیلنجز جیسے کہ ماحولیاتی تبدیلی، صحت عامہ کے مسائل اور دہشت گردی کے خلاف مل کر کوشش کرنی چاہئیں۔

8. خلاصہ بحث:

آپ کی جنگی حکمت عملی کی بنیاد پر موجودہ دور کے تقاضوں کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ آپ کی تعلیمات جیسا کہ سفارت کاری، دفاع، انسانی حقوق کا تحفظ، اخلاقیات کی پاسداری اور اتحاد کی ضرورت آج بھی عالمی امن و سلامتی کے حصول میں رہنمائی کرتی ہیں۔ اور آپ کی حکمت عملی آج کے دور میں جدید چیلنجز کا سامنا کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوگی۔